بدھ
۵- اکتوبر ۱۹۹۴ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۲۲۱ | بدھ - ۲۸ - ربیع الثانی - ۱۴۱۵ھ ' ۵ - اخاء ۱۳۷۳ ھش ' ۵ - اکتوبر ۱۹۹۴ء

سفر میں دعائیں قبول ہوتی ہیں

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سفر میں دعائیں بہت قبول ہوتی ہیں اس لئے آج آپ لوگوں کو جو ہزار ہا یہاں موجود ہیں تحریک کرتا ہوں کہ خوب دعائیں کریں۔ بہت لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ سفر میں دعائیں کرنا چھوڑ دیتے ہیں ان کی ایسی ہی مثال ہے کہ یوں تو وہ اپنے پاس دوائی کی بوتل رکھتے ہیں لیکن جب بیمار ہوں اس وقت اسے پرے پھینک دیتے ہیں تو سفر میں کئی لوگ نمازیں پڑھنے اور دعائیں کرنے میں سستی کرتے ہیں حالانکہ یہی وقت خاص طور پر قبولیت کا ہوتا ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اس سلسلہ سے خدا تعالیٰ نے یہی چاہا ہے اور اس نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ تقویٰ کم ہو گیا ہے۔ بعض تو کھلے طور پر بیحیائیوں میں گرفتار ہیں اور فسق و فجور کی زندگی بسر کرتے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو ایک قسم کی ناپاکی کی ملونی اپنے اعمال کے ساتھ رکھتے ہیں مگر انہیں نہیں معلوم کہ اگر اچھے کھانے میں تھوڑا سا زہر پڑ جاوے تو وہ سارا زہریلا ہو جاتا ہے اور بعض ایسے ہیں جو چھوٹے چھوٹے (گناہ) ریاکاری وغیرہ جن کی شاخیں باریک ہوتی ہیں ان میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اب اللہ تعالیٰ نے یہ ارادہ کیا ہے کہ دنیا کو تقویٰ اور طہارت کی زندگی کا نمونہ دکھائے۔ اسی غرض کے لئے اس نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے۔ وہ تطہیر چاہتا ہے اور ایک پاک جماعت بنانا اس کا منشاء ہے۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۸۳)

اختتام سالِ تحریک جدید

○ جیسا کہ سب جانتے ہیں کہ تحریک جدید کا سال ۳۱- اکتوبر کو اختتام پذیر ہو رہا ہے گویا نیا سال طلوع ہونے میں چند یوم باقی رہ گئے ہیں سال رواں کی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کے لئے ہر جماعت کے عہدیداران سے درخواست ہے۔ کہ اگر ان کے ٹارگٹ میں کچھ کمی رہ گئی ہے تو جلد از جلد کمی کو پورا کرنے کی کوشش فرمائیں۔ اور وصول شدہ چندہ تحریک جدید اختتام سال سے پہلے پہلے مرکز میں بھجوا کر اپنے محبوب امام کی دعاؤں کے مستحق بنیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس میدان میں سرخرو فرمائے اور حسنات دارین سے نوازے۔ آمین

وکیل المال اول تحریک جدید

ایمبولینس سروس

○ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے شعبہ خدمت خلق کے تحت ایک ایمبولینس سروس شروع کی گئی ہے جو بوقت ضرورت چوبیس گھنٹے رعائتی کرایہ پر میسر ہوگی۔ دن کے اوقات میں یہ ایمبولینس احاطہ فضل عمر ہسپتال میں اور رات ۹ بجے کے بعد ایوان محمود میں موجود ہوگی اگر کسی مریض کے لئے دن کے اوقات میں ایمبولینس کی ضرورت ہو تو فون نمبر ۱۱۵ یا ۹۷۰ پر ہسپتال اور رات کے وقت فون نمبر ۲۱۲۳۴۹ پر ایوان محمود میں رابطہ قائم کریں۔

(مہتمم خدمت خلق مجلس خدام الاحمدیہ)

ولادت

○ محترم محمد ارشد قریشی صاحب مورینو ویلی کیلے فورنیا امریکہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۶- اگست ۹۴ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام منعم احمد تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم مرزا لطف الرحمان صاحب (مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ) ابن حضرت بھائی مرزا برکت علی صاحب آف قادیان (رفیق بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کا نواسہ ہے۔ اور مکرم قریشی محمد یوسف صاحب (وفات یافتہ) بریلوی (داماد حضرت خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو) کا پوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک۔ خادم دین اور دراز عمر والا بنائے۔

خدا تعالیٰ ہر وہ چیز کر سکتا ہے جو اس کی عظمت اور ارفع شان کے خلاف نہ ہو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

اللہ تعالیٰ کی صفات پر غور کرنے سے ہمیں ایک بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ) فرماتے ہیں کہ بغیر ان امور کے جو اس کی شان کے مخالف ہیں یا اس کے وعدوں کے برخلاف ہیں۔ وہ ہر بات پر قادر ہے۔ خدا تعالیٰ تو اپنے وعدہ کا پکا ہے اس لئے اگر کوئی یہ پوچھے کہ کیا خدا تعالیٰ اپنا وعدہ توڑ سکتا ہے تو یہ سوال پوچھنے والے کی حماقت ہے خدا تعالیٰ کی شان میں تو کوئی فرق نہیں آئے گا وہ اپنے وعدے نہیں توڑا کرتا۔ آپ فرماتے ہیں کہ

اگر خدا تعالیٰ اس معنی میں قادر نہ ہو تا کہ وہ سب کچھ کر سکتا ہے تو پھر ہم اس سے کیا امید رکھ سکتے۔ ہم جو ہر موقع پر اور ضرورت کے وقت اور ہر تکلیف میں اور ہر بھلائی اور خیر کے پانے کے لئے اس کے آگے جھکتے اور اس سے دعائیں کرتے ہیں تو اس کی بنیاد یہی امید ہے کہ کوئی چیز اس کے آگے انہونی نہیں۔

ہماری دعاؤں کی قبولیت اس بات پر موقوف ہے کہ وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ مثلاً ایک بیمار ہے اس کے لئے ہم دعا کرتے ہیں تو خدا تعالیٰ مادی ذرات میں بھی تبدیلی پیدا کر سکتا ہے اور نئی قوتیں اور طاقتیں دے سکتا ہے اور روح میں بھی نئی قوتیں اور طاقتیں پیدا کر سکتا ہے تبھی نبی اکرم ﷺ نے (-) دعائیں کرکے اس امت کے اندر ایک عظیم روحانی انقلاب پیدا کر دیا ہے۔ یہ ان کی روح کی اندر ہی تھا۔ پس وہ ذرات میں نئی قوتیں پیدا کر سکتا ہے وہ ہر چیز کر سکتا ہے جو اس کی عظمت اور ارفع شان کے خلاف نہ ہو اور اسی وجہ سے وہ دعاؤں کو قبول کرتا ہے۔

حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ ایک شخص بیمار ہو جاتا ہے پھر بڑے بڑے ماہر آتے ہیں اور اس کا علاج کرتے ہیں اس کو دوائیاں دیتے ہیں لیکن اس کو آرام نہیں آتا۔ یہ اس وجہ سے ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے دو حکم آسمان سے نازل ہوتے ہیں ایک تو خدا تعالیٰ دوا کو کہتا ہے کہ اس پر اثر نہ کر اور ایک اس بیمار کے جسم کے ذرات کو حکم دیتا ہے کہ اس اثر کو قبول نہ کر اور وہ علاج میں لگا رہتا ہے۔ دو ہفتے گزرے دو مہینے گزرے اور آرام نہیں آ رہا۔ پھر خدا کا ایک بندہ خدا کے حضور جھکتا ہے اور اس بیمار کے لئے دعا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس دعا کو قبول کرکے ایک طرف دوا کو حکم دیتا ہے کہ اب اس کے لئے موثر بن جاؤ اور دوسری طرف بیمار کے جسم کے ذروں کو یہ حکم دیتا ہے کہ اس اثر کو تم قبول کرو۔ چنانچہ وہی دوائیں جو ہفتوں یا مہینوں سے بے اثر ثابت ہو رہی تھیں ان کے اندر ایک اثر پیدا ہو جاتا ہے۔ پس خدا تعالیٰ کی صفات پر جب ہم غور کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ (از خطبہ ۲۱- اکتوبر ۱۹۷۷ء)

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

۵ - اخاء - ۱۳۷۳ ھش ۵ - اکتوبر ۱۹۹۴ء

کڑیاں اور شہتیر

تدبیر اس بات کا نام ہے کہ آپ کوئی کام شروع کرنا چاہتے ہیں تو اس کے متعلق سوچتے ہیں کہ اسے کس طرح کیا جائے۔ اس کے مختلف پہلو آپ کے سامنے آتے ہیں اس کے مختلف مرحلوں پر آپ غور کرتے ہیں اور پھر فیصلہ کر لیتے ہیں کہ یہ کام یوں کیا جائے گا۔ اسی فیصلہ کا نام تدبیر ہے۔ یعنی آپ نے سوچ ساچ لیا ہے اور ایک بات پر ٹِک گئے ہیں کہ یوں کیا جائے گا۔ اور ایسا کرنا بہت ضروری ہے۔ کام کو بے سوچے سمجھے شروع کر دینا تو کوئی عقلمندی نہیں۔

لیکن یہ بات بھی یاد رکھنی ضروری ہے کہ اپنی سوچ اور فیصلہ کو حرفِ آخر سمجھ لینا بھی کوئی عقلمندی نہیں۔ کہیں بھی کوئی غلطی ہو سکتی ہے۔ سوچ کا زاویہ غلط ہو سکتا ہے۔ فیصلہ کی بنیاد میں جھول ہو سکتا ہے۔ تو پھر کیا کیا جائے۔ کیا یہ جائے کہ اپنی تدبیر کو خدا کے حوالے کر دیا جائے خدا کی تقدیر کو اس پر حاوی ہونے دیا جائے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ تمہاری تدابیر کا شہتیر ہے۔ عام طور پر انسان اس بات کو سمجھتا نہیں اسی لئے اس سلسلہ میں نصیحت فرماتے ہوئے حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ تمہاری آنکھیں کھولے اور تم یہ سمجھ جاؤ کہ تمہاری تدابیر کا شہتیر خدا ہے۔ یعنی عام طور پر اس غرض کے لئے لوگوں کی آنکھیں بند ہی ہوتی ہیں انسان سمجھتا ہے کہ اس نے خوب سوچ سمجھ لیا اب اسے مزید کس بات کی ضرورت ہے اسے مزید ضرورت ہے خدا تعالیٰ کو اپنی تمام تدابیر کا شہتیر بنانے کی۔ حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) مزید فرماتے ہیں کہ اگر شہتیر گر جائے تو کیا کڑیاں قائم رہ سکتی ہیں۔ یعنی ایسا ممکن نہیں ہے۔ تدابیر کڑیاں تو ضرور ہیں لیکن ان کا قائم رہنا اس بات پر منحصر ہے کہ ان کے ساتھ شہتیر بھی ہو۔ چھت کے لئے کڑیاں بھی لازمی ہیں اور شہتیر بھی۔ بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ شہتیر کڑیوں سے بھی زیادہ ضروری ہے۔ تدبیر ضرور کی جائے یعنی کام کے تمام پہلوؤں پر غور کیا جائے۔ اس کے عوامل مدِ نظر رکھے جائیں نتیجہ سوچ سمجھ کر نکالا جائے لیکن اس کے ساتھ ساتھ۔ اور ان کے بعد بھی شہتیر کو ذہن میں رکھا جائے یعنی ہر بات میں خدا تعالیٰ کا تصور جھلکتا نظر آئے۔ یوں لگے کہ کام تو ہم کر رہے ہیں لیکن کروا ہم سے خدا رہا ہے۔

حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے اس ارشاد سے ہماری کامیابی کی کنجی ہمارے ہاتھ میں آجاتی ہے۔ اپنی سوچ کی کڑیاں اور خدا تعالیٰ کی مدد کا شہتیر۔ لیکن یہ کنجی ملتی صرف ان لوگوں کو ہے جن کی آنکھیں خدا کھول دیتا ہے۔ ورنہ صرف تدابیر کے دھندلکوں میں انسان کچھ بھی دیکھ نہیں سکتا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کی آنکھیں کھولے اور ہم یہ بات جان جائیں اور اسے مان لیں کہ کڑیوں کو شہتیر کی ضرورت ہے اور ہماری تدابیر کو خدا تعالیٰ کی مدد کی۔

کیوں میرا گریباں چاک ہوا اس بات کو تم کب جانو گے
میں ڈھول سے اٹ کر آیا ہوں تم مجھ کو نہیں پہچانو گے
میں ذوقِ محبت کا مارا ہر بازی تم سے ہار گیا
تم اور ہرانے کی خاطر بھی میری ہار نہ مانو گے

ابوالاقبال

○

میری طرح جو ریت پہ چلتا رہے نسیم
اس کے نقوشِ پا نہ ملیں تو عجیب کیا

ان کی نظر نے میرے ستارے کئے بلند
ورنہ بساطِ دہر پہ میرے نصیب کیا

ساری تونگری ہے انہیں کے جلوٗ کا نام
ان سے پرے امیر ہے کیا اور غریب کیا

ان کے کرم کی آنچ ہے میرے چراغ میں
مہر و مہ و نجوم ہوں میرے رقیب کیا

ملتا ہے چشمِ شوق سے ہر شے کو رنگ و نور
نظارہ اپنی ذات میں ہوگا مہیب کیا

میں نے بٹھا لیا انہیں شہ رگ کے آس پاس
وہ بھی مجھے بٹھائیں گے اپنے قریب کیا

بے انتہا قریب ہوئی منزلِ مراد
گاڑی ہے میری راہ میں اس نے صلیب کیا

نسیم سیفی

کفالت یکصد یتامیٰ کے بارے میں ضروری اعلان

امانت یکصد یتامیٰ

۔ جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہش مند ہوں وہ ایک یتیم کی کفالت کے جملہ اخراجات ادا کر کے اس بابرکت تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔ مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے تین صد روپیہ ماہوار سے سات صد روپیہ تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ ماہوار مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں۔ اس غرض کے لئے اپنی رقوم امانت "یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔

سیکرٹری یتامیٰ کمیٹی، دارالضیافت ربوہ

ہومیو پیتھک کلاس نمبر ۳۳

کالی فاس کے خواص، جگر، انتڑیوں کی سوزش، پیچش، بار بار پیشاب آنا

احمدی ہومیو پیتھ عالمی سطح پر معدے کے بارے میں ریسرچ کریں اور مجھے اطلاع دیتے رہیں

انجائنا کے موثر علاج کے لئے کالی فاس اور میگ فاس ملا کر دیں

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام ملاقات میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ۱۶۔ اگست ۱۹۹۴ء

کو فرمودہ ہومیو پیتھی کے بارے میں ارشادات کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

ہومیو پیتھک کلاس نمبر ۳۳

لندن: ۱۶۔ اگست ۱۹۹۴ء حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام ملاقات میں ہومیو پیتھک کلاس نمبر ۳۳ میں اہم ہومیو ادویہ کا تذکرہ اپنے تجربات کے اہم واقعات کے حوالے سے فرمایا۔

کالی فاس Kali Phos اس میں عام حالات میں بدبو نہیں ہوتی۔ آرسنک Arsenic میں بھی عام حالات میں نہیں ہوتی۔ لیکن بیماریوں مثلاً پرسوتی بخار میں دونوں، آرسنک اور کالی فاس انتہائی بدبو دار مادے خارج کرتے ہیں۔

فاسفورس Phosphoros اس میں چہرہ گرم۔ سر گرم۔ ٹھنڈ پسند ہے۔ دانت کی درد میں صرف ٹھنڈ فائدہ دیتی ہے۔ اعصاب کا مزاج گرمی میں سکون پاتا ہے۔ فاسفورس میں انگلیوں کے دردوں میں سردی پسند ہے۔ وہاں گرمی تکلیف دے گی۔ اس میں بدبو کا ذکر آپ بہت سی جگہوں پر پڑھیں گے لیکن یہ ہر مریض میں نہیں ملے گی۔ سلفر کا بغلوں اور پاؤں کی بو سے تعلق ہے۔ سلفر کا مریض گندہ تو رہتا ہے لیکن ویسے بو نہیں ہوتی۔

کالی فاس میں صبح کے وقت کھانا دیکھ کر بھوک ختم ہو جاتی ہے۔ سلفر میں بھی ایسا ہے سلفر کا مریض بعض اوقات ناشتہ ہی نہیں کرتا۔ صبح کے وقت بھوک نہ ہونا سیپیا Sepia میں بھی ہے اور کالی فاس میں بھی۔ کالی فاس کا ٹوٹل سسٹم سے تعلق نہیں نروس سسٹم سے تعلق ہے کالی فاس میں ٹھنڈے کھٹے مشروبات پسند ہیں لیکن یہ مطلب نہیں کہ میٹھا یا نمک نہیں کھاتا۔ معدہ ہوا سے بھرا رہتا ہے۔ لیکن یہ اکثر ہی ہوتا ہے۔ معدے میں ہوا ہو تو یہ ڈایا فرام کو اوپر اٹھا کر دل کو تنگ کرتا ہے جس سے پہلے دل کی چھوٹی سی تکلیف اور بعد میں دل کی اصل تکلیف شروع ہو جاتی ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا ایک دفعہ مجھے ایک ایلو پیتھک ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ مجھ سے ایک ماہ پیٹ کی ہوا کا علاج کرائیں۔ بہت اصرار سے کہا۔ میں نے علاج کروایا تو ستیاناس ہی ہو گیا۔ مکمل نروس بریک ڈاؤن تک پہنچ گیا۔ آخر علاج بند کیا۔ حضرت صاحب نے فرمایا ہومیو پیتھک میں معدے اور انتڑیوں کا علاج لازماً بہتر ہے۔ ایک صاحب نے کہا کہ کھانے کے درمیان پانی نہ پیا جائے۔ حضرت صاحب نے فرمایا سب طریق استعمال کر بیٹھے ہیں کسی سے کوئی فائدہ نہیں ہوا آپ نے فرمایا مجھے سخت ٹھنڈا Chilled پانی پینے کی عادت ہے اس کے بغیر مزا ہی نہیں آتا۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ کھانے کے دوران پانی نہ پینے سے کوئی فائدہ ہوتا ہے ممکن ہے بعض کو فائدہ بھی ہوا ہو۔ لیکن میرا تجربہ ہے کہ کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔

پیٹ میں ہوا پیدا ہونے کی مختلف وجوہات ہوتی ہیں۔ اس کی ذمہ داری ان چھوٹے چھوٹے کیڑوں Worms پر ہے جو انتڑیوں میں پیدا ہو جاتے ہیں۔ ان کا فیٹ Fat (چکنائی) اور کاربوہائیڈریٹ (نشاستہ دار غذاؤں) کے بریک ڈاؤن سے تعلق ہے۔ اور اس کے علاوہ معدے کے گلینڈز کی کارکردگی سے بھی ہے۔ اور بھی بعض وجوہات ہیں۔

اس بارے میں ایلو پیتھک ڈاکٹر بہتر ریسرچ کر سکتے ہیں کہ معدے اور انتڑیوں میں کس قسم کے کیڑے قبضہ جمائے ہوئے ہیں۔ پہلے ان کا علاج کیا جائے۔

احمدی ہومیو پیتھ معدے کے بارے میں ریسرچ کریں

حضرت صاحب نے فرمایا معدے کے بارے میں ہومیو پیتھک ریسرچ بہت پیچھے ہے۔ احمدی ہومیو پیتھوں کو چاہئے کہ اس بارے میں ریسرچ کریں اور مجھے لکھیں تاکہ میں ان سب کو مناسب ہدایات دے سکوں اس طرح ایک عالمی ریسرچ شروع ہو سکتی ہے۔ جگر اور انتڑیوں کی سوزش میں کالی فاس موثر ہے۔ انتڑیوں کے اعصاب کی خرابی سے جو تکلیف ہوتی ہے اسے کالی فاس کنٹرول کرتی ہے۔ بعض اوقات اچانک پیچش ہو جاتی ہے۔ پیٹ میں بل پڑتے ہیں۔ اگر وہ اعصابی دھکے یا صدمے کی وجہ سے ہے تو کالی فاس کی ایک دو خوراکیں فائدہ مند ہوں گی۔ کالی فاس کا مزاج اگر آپ جانتے ہیں تو اعصابی تکلیف میں دواؤں کو ملانا نقصان دہ ہو گا۔ ویسے عام طور پر تو میں کالی فاس اور میگ فاس کو اکٹھا دیتا ہوں۔

کالی فاس میں لیکیسز کی طرح بائیں سے دائیں کی حرکت ہے۔ لیکن ان میں فرق نمایاں ہے۔ لیکیسز کی دردیں کوندے کی طرح بائیں سے دائیں نہیں آتیں بلکہ لیکیسز کی بیماریاں پہلے بائیں طرف جگہ بناتی ہیں پھر دائیں طرف آتی ہیں۔ کالی فاس بائیں سے دائیں اور دائیں سے بائیں جگہ بدلتی رہتی ہے۔

بھوک کے معاملے میں انٹی مونیم کروڈ کھانا بچانے کی دوا ہے۔ اگر بہت زیادہ کھانا کھا لیا جائے کہ الٹی کا خطرہ ہو تو اس کی ایک خوراک لینے سے کھانا بچ سکتا ہے۔ یہ بہت زیادہ معدے پر اثر کرتی ہے۔ بھوک نارمل کرنے کی دوا ہے اس میں معدے پر لیپ ہو جاتا ہے جو زبان پر ظاہر ہوتا ہے گہری سفید تہہ جم جاتی ہے جیسے ملائی کھائی ہو۔ زبان معدے کا آئینہ ہے۔ زبان گندی ہو تو دل کا حال ہی نہیں معدوں کا حال بھی بتاتی ہے۔

کالی فاس پیچش میں بھی موثر ہے۔ کبھی کبھی خون بالکل خالص صورت میں آتا ہے۔ فضلے کے ساتھ ملا ہوا نہیں ہوتا۔ انتڑیاں رگڑ کھاتی ہیں تو پہلے آؤں بنتی ہے اور پھر خون جاری ہو جاتا ہے۔

مثانے کا نزلہ کالی فاس میں اہم ہے۔ پیشاب بار بار آتا ہے۔ سردیوں میں زیادہ آتا ہے۔ ٹیسٹ کروایا جائے تو شوگر نہیں نکلتی۔ صاف پانی آتا ہے۔ جلا ہوا نہیں ہوتا۔

جیلسیمئم میں بھی سر درد ٹھیک ہو کر کثرت پیشاب میں بدل جاتا ہے۔

ایلیومن میں سر کی چوٹی پر دباؤ ہوتا ہے۔ دبانے سے آرام آتا ہے۔ گلونائن کے سر درد میں کپڑا بھی سر پر برداشت نہیں ہوتا۔ بسا اوقات علمی کام کرنے والوں کو ایسے سر درد کے دورے ہوتے ہیں۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو دو زرد چادریں (دو بیماریاں) تھیں اس کا اسی سے تعلق ہے۔ سر درد اور یہ پھر بار بار پیشاب آنے میں بدل جاتا ہے۔

اعصابی کمزوری سے کئی قسم کی جنسی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں کالی فاس ان کا موثر علاج ہے۔ کالی فاس میں ابارشن کا بھی رجحان ہے۔

شروع میں ابارشن ہو تو وائبرنم Viburnum مدر ٹنکچر میں دیں۔ دوسرے تیسرے ماہ میں ہو تو سبائنا Sabina چوتھے یا پانچویں ماہ میں ہو تو کالی کارب۔ دیگر ٹکسالی دواؤں کا فائدہ نہیں۔ کالی فاس زیادہ موثر ہے۔

اگر ابارشن کا پتہ ہو کہ حادثے یا ٹکر لگنے سے ہوتی ہے تو اونچی طاقت میں کولو فائیلم بھی ابارشن میں مفید ہوتی ہے۔ اگر خون جاری ہو جائے تو فیرم فاس ساتھ ملا لیں۔

انجائنا کا علاج کالی فاس انجائنا میں یاد رکھنے والی دوا ہے۔ میں انجائنا میں میگ فاس ساتھ ملا کر دیتا ہوں۔ اکیلی کا تجربہ نہیں کیا۔

کالی فاس کی پھنسیاں چہرے یا دیگر اعضاء پر نہیں بلکہ پیٹ پر کیل یا پھنسیاں یا کمر کے پیچھے ہوں تو پہلے کالی فاس دیں پھر ضرورت ہو تو دوسری ادویہ دیں۔

ہاتھ پاؤں ٹھنڈے یا گرم کالی فاس میں ہوتے ہیں۔ یہ Nerves کی دوا ہے۔ آرسنک میں ہاتھ پاؤں یا سارا جسم ٹھنڈا ہوتا ہے۔ آرسنک میں اس جلن کا علاج گرمی ہے۔ سردی نہیں۔ کالی کارب میں گرمی آرام دیتی ہے۔ لیکن جلن میں گرمی آرام نہیں دیتی۔

آرسنک کا مریض ٹھنڈا ہوتا ہے۔ سورائینم

باقی صفحہ ۷ پر

نسیم سیفی

میری شاعری

حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب اب حضرت امام جماعت احمدیہ نے میری کتاب تلاش مسلسل کے لئے جو پیش لفظ لکھا۔ اس میں فرمایا۔

برادرم مکرم مولانا سیفی صاحب ان خوش نصیب شعرا کے پر امن زمرے میں داخل ہیں جن میں (سوائے وہ جو ایمان لائے اور جنہوں نے نیک عمل کئے۔ اور جو خدا تعالیٰ کا بہت ذکر کرتے ہیں) کی فصیل میں بھٹکتے ہوئے غاوی شعراء سے الگ اور محفوظ و مامون کر رکھا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ آپ کے کلام کا چہرہ اللہ اور اللہ والوں کے ذکر کے نور سے منور ہے۔

آپ کی زبان سلیس اور طرزِ کلام دل نشین ہے۔ اور عموماً ہر نظم ایک خاص رنگ ایک خاص الگ روحانی مزاج کی حامل ہوتی ہے جس کی مرکزی لڑی میں پروئے ہوئے مختلف اشعار اپنا الگ لطف دینے کے علاوہ اس مرکزی مزاج کے اثر کو گہرا کرتے چلے جاتے ہیں۔

جماعت احمدیہ کی دینی جدوجہد اور عالمگیر قلمی اور لسانی اور مالی اور جانی جہاد میں بڑے خلوص کے ساتھ حصہ لینے والا یہ مجاہد شاعر جب روحانی مجاہدوں اور حق و باطل کی پیکار کا ذکر کرتا ہے تو فرضی قصوں کا شاعرانہ بیان نہیں بلکہ واردات اور مشاہدات ہی کو شعروں کے لباس میں پیش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی زبان اور قلم میں برکت دے اور جہاد فی سبیل اللہ میں استقامت عطا فرمائے۔ اور اس سے بہتر کونسا قول ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف بلائے اور نیک اعمال کرے۔

میں آپ کے کلام کے مطالعہ سے ہمیشہ گہری روحانی لذت محسوس کرتا ہوں مجھے یقین ہے کہ جملہ قارئین بھی اس مائدہ سے بہت لطف اٹھائیں گے۔

نوائے وقت نے زادِ سفر پر درج ذیل تبصرہ کیا۔

زادِ سفر

نسیم سیفی کا مجموعہ کلام۔ عام کتابی سائز کے صفحوں پر مشتمل۔ کاغذ سفید۔ کتابت طباعت خاص۔ قیمت درج نہیں ہے۔ ملنے کا پتہ۔ سیفی برادرز۔ ربوہ۔

اس مجموعہ کلام میں کچھ اشعار ہیئت کے اعتبار سے روائتی ہیں اور ان میں سے اکثر نعتِ سرور کائنات کے مضمون سے مزیّن ہیں۔ زیادہ نظمیں اس مجموعہ میں ایسی نہیں جنہیں آزادِ نظم کی ذیل میں شمار کیا جاسکتا ہے۔ نسیم سیفی چونکہ قادیانی مسلک رکھتے ہیں اس لئے بعض نظمیں مسلمانوں کے اس سلوک کی شکایت پر مشتمل ہیں۔ جس کی رُو سے ان کو غیر مسلم قرار دیا گیا ہے۔ اس کے باوجود نسیم سیفی کے کلام میں بحیثیت شاعر ایک کھنک اور ایک کسک ہے جو انہیں اردو زبان کے خدمت گاروں میں شامل کرتی ہے اور زادِ سفر کا یہ رنگ دل کشا بھی ہے اور امید افزا بھی۔

ماہر القادری فاران کے ایڈیٹر تھے۔ ایک اچھے زبان دان ادیب اور شاعر۔ ان کی ایک تحریر پیش کرتا ہوں جو اپنی وضاحت خود کرتی ہے۔ عنوان ہے ایک قادیانی شاعر و مبلغ کے نام۔

سیفی صاحب قادیانیوں کے مشہور ادیب و شاعر ہیں۔ ماہنامہ تحریک جدید کے مدیر۔ ربوہ ان کا مستقر ہے۔ نائیجریا میں رہ کر برسوں قادیانیت کی تبلیغ کی ہے۔ ماہنامہ فاران کے وہ خریدار بھی ہیں (خریدار تو میں نہیں تھا۔ لیکن مطالعہ ضرور کرتا تھا) اور راقم الحروف کے مضامین شوق اور دلچسپی کے ساتھ پڑھتے ہیں خط و کتابت کی پہل سیفی صاحب نے ہی کی تھی۔ ایک دو بار ریڈیو پر میرا کلام سن کر مجھے خط لکھا اور میرے ایک دو شعروں کی خاص طور پر تعریف کی۔ میرے ایک شعر پر ہلکی سی تنقید بھی فرمائی۔ میری وضاحت کے بعد غالباً وہ مطمئن ہو گئے۔ (نہیں میں مطمئن نہیں ہوا تھا۔ ن۔ س)

جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے میں نے ہر خط میں قادیانیت کی شدید مذمت و تردید کی اور ان کو اسلام کی دعوت دی۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ سیفی صاحب کی تحسین نے میرے دل میں قادیانیت کے بارے میں نرم گوشہ پیدا نہیں کیا۔ (ماہر القادری صاحب کو یہ کس طرح خیال آیا کہ میں نے ان کی شاعری پر تنقید کرتے ہوئے ان کے دل میں نرم گوشہ پیدا کرنے کی کوشش کی اگر نرم گوشہ پیدا کرنا ہی ہوتا تو میں ان کی ہر زاویے سے تعریف کرتا جو میں نے نہیں کی۔ یہ تو صرف ان کی شاعری سے تعلق تھا۔ میں نے جن شعروں کے متعلق سمجھا کہ ان میں کوئی ترمیم کر کے انہیں بہتر بنایا جاسکتا ہے ان کے متعلق انہیں خطوط لکھے۔ اس مختصر سی تمہید کے بعد انہوں نے چودہ صفحات پر مشتمل ایک مضمون لکھا ہے اور یہ ویسا ہی مضمون ہے جیسا کہ انہوں نے پہلے کہا ہے کہ میں احمدیت کی مذمت کرتا تھا)

"ریاست دہلی" کے ایڈیٹر دیوان سنگھ صاحب مفتون نے اپنے ایک کالم میں لکھا:۔

"ملک کی تقسیم سے قبل ایک احمدی نوجوان ہند سرکار کے دفتر میں ملازم تھے جن کا نام نسیم سیفی تھا وہ وہاں اڑھائی تین صد روپیہ ماہوار تنخواہ پاتے تھے۔ ہفتہ میں ایک دو مرتبہ ضرور درشن دیا کرتے تھے۔ کیونکہ ان کی نظمیں ریاست میں چھپا کرتی تھیں۔ وہ نظمیں اچھی لکھتے تھے۔ اور شاعر کے طور پر ان کا مستقبل شاندار تھا۔"

ماہنامہ تحریک جدید کی ادارت کے دوران ہر ماہ جب پرچہ طبع ہو کر میرے دفتر پہنچتا تو سب سے پہلے میں حضرت امام جماعت الرابع کو (جیسا کہ ان سے پہلے بھی) بھیجتا۔ جولائی ۱۹۸۳ء کا پرچہ بھیجا تو ایک شعر پر نشان لگایا اور لکھا بہت اعلیٰ پائے کا شعر ہے اللہ تعالیٰ آپ کو جزا دے۔ یہ حضرت صاحب نے ۸۳۔۷۔۲۳ کو لکھا تھا۔ شعر یہ تھا۔

خود بڑھے تو بڑھایا ہر اک ذی نفس
اپنی تعظیم سے سب کو تعظیم دی
آدمی یوں تو تھا خاک زادہ مگر
خود بشر بن کے اس کو بشر کر دیا

اپنی جن کتابوں کا میں نے ذکر کیا ہے ان کی اشاعت کے دوران بعض قطعات بھی دو کتابی صورت میں شائع کئے۔ ایک کا نام "تشنہ لب" اور اس میں ۶۲ قطعات ہیں دوسری کتاب کا نام "صدائے غیب" (۶۰ قطعات) یہ قطعات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مصرعوں پر تضمین کی گئی ہے۔ صدائے غیب ۱۹۸۸ء کے مئی میں شائع ہوئی اور تشنہ لب ۱۹۶۸ء میں۔

جب سے میں نے الفضل کی ادارت حضرت امام جماعت الرابع کے ارشاد پر سنبھالی ہے میں نے قریباً ڈیڑھ ہزار کے قریب قطعات کہے ہیں اور اسی دوران یعنی اس تقریباً چھ سالہ عرصہ میں چار پانچ سو نظمیں الفضل میں شائع ہوئی ہیں۔ ان میں سے پندرہ بیس تو پہلے بھی شائع ہو چکی ہیں یا کبھی شائع نہیں ہوئی تھیں لیکن باقی سب کی سب نظمیں الفضل کے لئے ہی کہی گئیں اور الفضل ہی میں چھپیں۔

گزشتہ دنوں "دادِ سخن شناس" میں نے شائع کیا تھا۔ اس مضمون میں میری نظموں کے متعلق حضرت امام جماعت الرابع کی داد و تحسین پائی جاتی ہے۔ میں کیسا شاعر ہوں۔ شاعر ہوں یا نہیں اور ہوں تو کیسا شاعر ہوں۔ مجھے نہ خود سوچنے کی ضرورت ہے اور نہ کسی اور سے پوچھنے کی ضرورت ہے اس لئے کہ میں نہ کسی کی تقلید کرتا ہوں۔ نہ کسی کو اچھا یا برا کہتا ہوں۔ جس شاعر کا کوئی شعر مجھے پسند آتا ہے چاہے وہ نووارد سخن ہو یا منجھا ہوا پرانا شاعر ہو میں اسے کچھ گنگناتا ہوں اور بھول جاتا ہوں۔ میں نے کبھی شاعروں کی درجہ بندی نہیں کی۔ شعروں کی درجہ بندی تو ہو سکتی ہے اور اچھے اور برے شعر ہوتے ہیں اچھے شعر کی مجھے تلاش رہتی ہے لیکن صرف اسی حد تک میں اسے کام میں لاتا ہوں کہ گنگناتا ہوں اور اس سے حظ اٹھاتا ہوں۔

جہاں تک میرے اپنے شعر کہنے کا تعلق ہے ان کا یہ کوئی خاص وقت نہ کوئی خاص موڈ کا مجھے انتظار ہوتا ہے میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب بھی اور اس سے پہلے بھی جب چاہتا ہوں اور جب چاہتا تھا شعر کہہ لیتا تھا مجھے یاد ہے کہ دلی کے زمانے میں دفتر میں بیٹھے ذرا سی فرصت ہوتی تو چند شعر ہو جاتے جو میں ریاست ویکلی کو بھیج دیتا اور ریاست کا طریق یہ تھا کہ ہر چیز جو اس میں چھپتی تھی اس کا معاوضہ دیا جاتا تھا۔ مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ مجھے سات روپے کا چیک ملا ایک دفعہ دس روپے کا ایک دفعہ پندرہ روپے کا۔ پندرہ روپے کا چیک غالباً میرے ایک افسانے کے سلسلے میں ملا تھا۔ پندرہ روپے ۴۳۔۱۹۴۲ء میں غالباً اچھی خاصی رقم تھی۔ اور یہ وہ رقم تھی جو عام طور پر اچھا لکھنے والوں کو دی جاتی تھی۔ اب بھی میں جس طرح شعر کہتا ہوں وہ غالباً بہت سے شعرا سے مختلف ہے۔ دفتر میں بیٹھے ہوئے بھی ایسا ہوا ہے کہ اس دن کے لئے الفضل میں شائع کرنے کے لئے کوئی نظم نہیں تھی تو مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے دس پندرہ منٹ میں ایک نظم کہنے کا موقع مل گیا۔ گھر میں شعر کہتا ہوں تو ایک طرف ٹی۔ وی لگا ہوتا ہے۔ وہ بھی دیکھتا ہوں اور ساتھ کے ساتھ شعر بھی کہتا ہوں اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ٹی وی کا پروگرام ختم ہونے سے پہلے میری نظم مکمل ہو جاتی ہے۔ بسا اوقات کچن سے آواز پڑتی ہے کہ ناشتہ تیار ہے اس وقت تک میرے ایک دو شعر ہو چکے ہوتے ہیں۔ میں کہتا ہوں ابھی آیا اور تھوڑی سی دیر میں نظم مکمل کر کے میں ناشتہ کے لئے چلا جاتا ہوں۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے میرا اپنا اس میں کوئی کمال نہیں اور کسی انسان کا کوئی کمال ہو بھی کیا سکتا ہے جب تک اللہ تعالیٰ مدد نہ فرمائے جب تک اللہ تعالیٰ کسی کی پشت پناہی نہ کرے وہ کر ہی کیا سکتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں اس وقت خدا کے فضل سے مجھے قطعات اور نظمیں اور غزلیں کہنا اتنا آسان لگتا ہے کہ میں سوچتا ہوں کہ جب میں اداریہ لکھتا ہوں اور اداریہ میں زیادہ سے زیادہ میرے سات یا دس منٹ لگتے ہیں تو اگر اسی تسلسل میں میں الفضل کے لئے ایک نظم کہنا چاہوں تو کہہ سکتا ہوں۔ اور ایسا میں نے کیا ہے۔ جہاں تک قطعات کا تعلق ہے یہ جب آتے ہیں تو آتے ہی چلے جاتے ہیں۔ میں ایک دفعہ ایف۔ آئی۔ آر۔ درج ہونے کے بعد اپنے گھر سے نکل کر اپنے ایک رشتہ دار کے گھر چلا گیا۔ وہاں ٹیپ ریکارڈر لینے کہ

چھوٹا ڈکٹا فون میرے پاس تھا میں نے سوتے وقت وہ ٹیپ ریکارڈر ہاتھ میں لیا اور قطعات کہنے شروع کر دیئے کچھ اس وقت کہے کچھ اگلی صبح کہے یہ گھر میرے ماموں کا گھر تھا۔ وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ میں نے صبح تک بیس قطعات کہے تھے۔ کہنے لگے ایسے لگتا ہے کہ قطعات کی مشین لگی ہوئی ہے۔ نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ یہ اگر مشین ہے بھی تو یہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے چلتی ہے۔ اس میں کوئی اور چیز چلانے کے لئے نہیں ڈالی گئی۔ اللہ تعالیٰ کا فضل اس کی رہنمائی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل اسے چلاتا ہے اور میں خدا کے فضل سے اسے وصول کرتا ہوں کہنے کو تو بہت سی باتیں ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ میرے اس مختصر سے مضمون میں صرف تعارف مقصود ہے تفصیل نہیں۔

گزشتہ دنوں محترم ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب نے ربوہ کے چند شعرا کے متعلق ایک مضمون تحریر فرمایا تھا اور لکھا تھا کہ زندہ شاعر کے متعلق لکھنا مشکل ہے۔ اس لئے انہوں نے میرے متعلق اور ایک اور شاعر کے متعلق کچھ نہ لکھا لیکن شائد وہ بھول گئے تھے کہ اس سے قبل خاصی دیر قبل اگر خاصی دیر نہ ہو چکی ہوتی تو وہ بھول بھی نہ جاتے۔ یہ ۱۹۷۱ء کی بات ہے انہوں نے المنار میں مجھ پر ایک مضمون تحریر فرمایا تھا جس کا عنوان تھا "شاعر خوش گفتار نسیم سیفی"۔

الفضل پر جو مقدمات ہوتے رہے ہیں ان میں سے ایک کی ضمانت کی توثیق نہ ہونے کی وجہ سے خاکسار اپنے بعض دیگر رفقاء کے ساتھ حوالات میں بند کر دیا گیا۔ اور وہاں ایک مہینہ تک نشہ آور چور ڈاکو ٹھگ اور ایسی ہی قسم کے دیگر متعدد لوگوں کے ساتھ ایک کمرے میں شب و روز گذارنے پڑے۔ اس کمرے میں تقریباً چالیس افراد تھے۔ جو سب کے سب زمین پر ایک لائن میں تھے۔ اس سونے کی جگہ کو حوالات کی زبان میں کھڈا کہا جاتا ہے اور جیلر جو آ کے چند روز کے بعد حاضری لیا کرتا تھا۔ اسے ٹرنکی کہتے ہیں۔ اگرچہ یہاں ہر قسم کا بے پناہ شور تھا اور میرے لئے اپنے ساتھیوں کے علاوہ تمام لوگ غیر موزوں تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق دی اور اس عرصہ میں میں نے ۱۵۵ قطعات کہے جو اب "قطعات کی بہار" کے نام سے کتابی صورت میں شائع ہو چکے ہیں۔ ان قطعات کے متعلق حضرت امام جماعت الرابع (ہماری دعائیں ان کے لئے) نے ایک خط میں تحریر فرمایا۔ یہ خط میرے دیگر ساتھیوں کے نام تھا کہ سیفی صاحب نے اپنی شاعرانہ صلاحیتوں کی وجہ سے اس عرصہ میں جماعت کے دلوں کو گرمائے رکھا اور دنیا بھر سے خوب خوب داد وصول کی۔

ایک ایک دن میں عام طور پر میں آٹھ قطعات کہتا تھا۔ یعنی ہر خیال جو میرے ذہن میں آیا وہ فوری طور پر قطعہ کی صورت میں ڈھل گیا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا مجھ پر بہت بڑا فضل ہے اور اس کا میں نے پہلے بھی ذکر کیا ہے۔

"اشارے" ہی کے متعلق ایک دو اور باتیں ہو جائیں۔ جب میں یہ کتاب طبع کروانے کے بعد نائیجیریا چلا گیا تو میرے والد صاحب اس کی ایک کاپی حضرت محترم ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب کے پاس لے گئے اور ایک کاپی حضرت محترم مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کے پاس۔ جو کاپی حضرت میر اسماعیل صاحب کو دی گئی تھی۔ اسے حضرت میر صاحب نے پڑھا اور اپنے جذبات کا یوں اظہار کیا کہ کلام تو اچھا ہے لیکن سیفی صاحب کو مشورہ دیں کہ سہل زبان میں لکھا کریں۔ ان کی زبان جو اشارے میں استعمال کی گئی ہے خاصی مشکل ہے۔ یہ بات مجھے میرے والد صاحب نے نائیجیریا لکھ کر پہنچائی۔ جو کاپی حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کو دی گئی تھی اس کے متعلق انہوں نے خود مجھے بتایا اور یہ بات اس وقت بتائی جب میں ۱۹۶۴ء میں نائیجیریا سے واپس آ چکا تھا کہ میں نے یہ سوچا کہ میں ایک احمدی ہونے کی حیثیت سے ایک احمدی کی شاعری پر تبصرہ کروں گا تو شائد لوگ اس کی زیادہ پذیرائی نہ کریں۔ اس لئے میں نے اس کتاب کے ورق پھاڑ کر ایک ایک ورق یا ایک ایک نظم ہندوستان کے تمام بلند پایہ شاعروں کو بھجوا دیئے اور ان سے کہا کہ وہ اس نظم کو سامنے رکھتے ہوئے اس پر تبصرہ کریں۔ مجھے حضرت حافظ صاحب نے بتایا کہ وہ سب تبصرے آئے پڑے ہیں۔ لاہور میری کتابوں میں موجود ہیں۔ کبھی میری کتابیں وہاں سے ربوہ آ سکیں تو میں آپ کو وہ تمام کاغذات یعنی تبصرے دکھاؤں گا۔

اس کے کچھ دیر بعد محترم حافظ صاحب وفات پا گئے اور میں نہیں کہہ سکتا کہ ان کی کتابوں کا کیا بنا۔ اور ان کے ساتھ ہی میرے ان کاغذات کا جن پر ہندوستان کے بڑے بڑے شاعروں نے اپنے تبصرے لکھ کر روانہ کئے تھے۔

جب میں ۱۹۵۰ء میں نائیجیریا سے واپس پاکستان آ رہا تھا تو عدن میں محترم ڈاکٹر بشیری صاحب کے ہاں قیام کا موقع ملا۔ بشیری صاحب خود بھی شعر کہتے تھے اور انہیں دوسروں سے شعر سننے کا بھی بڑا شوق تھا۔ میری کچھ نظمیں وہ الفضل میں پڑھ ہی چکے تھے۔ اس لئے میرے بتائے بغیر انہیں یہ پتہ تھا کہ میں بھی شعر کہتا ہوں۔ چنانچہ جب وہ عدن کے کسی سرکردہ شہری سے مجھے ملاتے تو میری شاعری کا ضرور ذکر کرتے اور مجھے دو چار شعر سنانے پر بڑی محبت کے ساتھ مجبور کرتے۔ جب وہاں کے سرکردہ افراد نے دیکھا کہ میں شعر کہتا ہوں تو بشیری صاحب سے کہہ کر ایک اچھا خاصا مشاعرہ منعقد کروا دیا۔ میری توقع سے زیادہ حاضری تھی اور اسی طرح میری توقع سے اردو زبان کے شاعر بھی خاصی تعداد میں موجود تھے۔ مجھے وہاں نظم پڑھنے کا موقع ملا جس کی میں نے ضرورت سے زیادہ داد پائی۔ داد کے قابل تو وہ اشعار تھے یا نہیں یہ میں نہیں کہہ سکتا لیکن ایک مہمان شاعر کی حیثیت سے میرے میزبانوں نے یہ مناسب سمجھا کہ اسے دادادی جائے اور داد بھی بھرپور داد۔ بہرحال میں ان سرکردہ شہریوں کا ممنون ہوں اسی طرح ڈاکٹر بشیری صاحب کا۔ تمام شعرا کا جنہوں نے اس مشاعرہ میں حصہ لیا اور تمام عوام کا جنہوں نے ہم سب کی درجہ بدرجہ حوصلہ افزائی کی۔

اس کے بعد ایک دفعہ بشیری صاحب مجھے پاکستان میں ملے تو پرانی یادیں تازہ کرنے کا بڑا لطف آیا۔

مشاعرے کا ذکر ہوا ہے تو لگتے ہاتھوں ایک اور مشاعرے کا بھی ذکر ہو جائے۔ یہ اوائل عمری کا زمانہ تھا۔ قادیان میں تعلیم الاسلام ہائی سکول میں ڈراموں کے لئے سٹیج بنی ہوئی تھی۔ جس میں کپڑے تبدیل کر کے ایکٹروں کے سٹیج پر آنے کے لئے بھی الگ الگ تختے لگے ہوئے تھے۔ ایک دفعہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے اسی سٹیج پر مشاعرہ کا انتظام کیا گیا۔ جیسا کہ میں نے کہا ہے وہ اوائل عمری کا زمانہ تھا۔ میں نے

باقی صفحہ ۷ پر

نسیم سعید

حضرت نوح علیہ السلام

نسیم سعید اپنی کتاب حضرت نوح علیہ السلام میں مزید کہتی ہیں:-

خدا تعالیٰ کے حکم سے جب حضرت نوحؑ کی کشتی جودی پہاڑی پر ٹھہری تو حضرت نوحؑ نے مختلف پرندوں کو اڑایا تاکہ پتہ چلے کہ کہیں زمین بھی نظر آنے لگی ہے۔ سب سے آخر میں کبوتری کو چھوڑا جو زیتون کی تازہ پتی اپنی چونچ میں لائی۔ حضرت نوحؑ کو اندازہ ہو گیا کہ اب خداوند تعالیٰ کا فضل ہونے لگا ہے اور زمین نظر آنے لگی ہے۔ زیتون کی پتی کے ذریعے دراصل خدا تعالیٰ نے حضرت نوحؑ کو ایک پاکباز مومن جماعت کی خوشخبری دی تھی۔ چنانچہ حضرت نوحؑ اور ان کے ماننے والوں کی اولادیں اپنی نیکی کی وجہ سے خوب پھولی پھلیں اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے "ہم نے صرف اس کی اولاد ہی کو دنیا میں باقی رکھا اور اس کے بعد کی آنے والی قوموں میں اس کا ذکر خیر قائم رکھا۔ تمام قوموں کی طرف سے نوحؑ پر سلامتی کی دعا ہو رہی ہے۔ ہم محسنوں کو اسی طرح جزا دیتے ہیں۔ یہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھا۔ وہ ان میں ۹۵۰ سال تک رہا"۔

بعض لوگ اس آیت کا مطلب یہ سمجھتے ہیں کہ حضرت نوحؑ ۹۵۰ سال تک زندہ رہے حالانکہ ۹۵۰ سال جسمانی زندگی کے نہیں بلکہ روحانی زندگی کے ہیں یعنی حضرت نوحؑ کی تعلیمات ۹۵۰ سال تک باقی رہیں۔ پھر رفتہ رفتہ لوگ ان تعلیمات کو بھلاتے چلے گئے۔

یہ تھی حضرت نوحؑ کی وہ کہانی جو ہمیں قرآن کریم سے پتہ چلتی ہے جس سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہمیں ہمیشہ خدا کی نافرمانی سے بچنا چاہئے کیونکہ خدا تعالیٰ ناراض ہو جائے تو وہ کسی وقت بھی سزا دینے پر قادر ہے۔ اس لئے ہمیں اس کی نافرمانی بالکل نہیں کرنی چاہئے۔

ہم سے کوئی غلطی اور گناہ ہو جائے تو فوراً توبہ کر لینی چاہئے۔ کیونکہ اللہ کے نبی اور رسول جو معصوم اور پاک ہوتے ہیں اگر ان سے کبھی بشری کمزوری اور بھول ہو جائے تو فوراً توبہ و استغفار میں لگ جاتے ہیں پھر ہماری ان کے سامنے حیثیت ہی کیا ہے۔ ہمیں تو ہر وقت توبہ اور استغفار کرنی چاہئے کیونکہ ہر وقت ہم سے غلطیاں اور گناہ ہوتے رہتے ہیں۔ ہماری توجہ و استغفار سے فرشتے ہماری حفاظت کرتے ہیں اور گناہ سے ہمیں بچاتے ہیں۔

ہمیں اپنے باپ دادا اور بزرگوں کی نیکیوں کی وجہ سے یہ نہیں سوچنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ ہمیں صرف ان کی نیکیوں کی وجہ سے بخش دے گا اگر ایسا ہوتا تو حضرت نوحؑ کا بیٹا نبی کا بیٹا ہونے کی وجہ سے بچ جاتا۔ لیکن وہ غرق ہو گیا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے یہاں تو ہر شخص اپنی نیکیوں کی وجہ سے انعام پائے گا۔

ہمیں خدا تعالیٰ کی ذات پر بھروسہ کرنا چاہئے تمام مخالفتوں کی پرواہ کئے بغیر نیکی کی تلقین اور دعوت الی اللہ کرتے جانا چاہئے۔ کیونکہ آخری فتح نیک لوگوں کی ہوتی ہے۔

تحریک بہبود انسانیت کے نام پر تمام دنیا میں جلسے کرنے چاہئیں۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

اسرائیل کی طرف سے فلسطینی ریاست کے قیام کا اشارہ

اسرائیلی وزیر اعظم یزک رابن کی حکمران پارٹی کے ایک سینئر رکن پارلیمنٹ نے کہا ہے کہ اسرائیل کو فلسطینی ریاست کے قیام کے بارے میں پابندی اٹھا لینی چاہئے انہوں نے اپنی پارٹی کا موقف تبدیل کرنے کے بارے میں بعض حیران کن تجاویز دی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اب سیاسی حقائق میں بڑی تبدیلیاں رونما ہو چکی ہیں اور اب ہمارا سیاسی موقف بے معنی ہو کر رہ گیا ہے۔ یہ باتیں مسٹر یاگائی میروم نے کہی ہیں جو اپنی پارٹی کی ایک کمیٹی کے سربراہ ہیں جو اندرونی معاملات سے متعلق ہے۔

انہوں نے چھ صفحات پر مشتمل حکمران پارٹی کے لئے بعض تجاویز مرتب کی ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ جو یہودی آباد کار غازہ پٹی اور مغربی کنارے سے رضاکارانہ طور پر واپس آنا چاہیں ان کو حکومت معاوضہ ادا کرے اور اسرائیل گولان کی پہاڑیوں سے اپنی افواج واپس بلا لے۔ تاکہ شام کے ساتھ امن سمجھوتہ طے پا سکے۔

مسٹر میروم اپنی یہ تجاویز وزیر اعظم کو پیش کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ لیکن امید نہیں ہے کہ وزیر اعظم ان تجاویز کا خیر مقدم کریں۔ وزیر اعظم کی پارٹی میں شام سے بات چیت کے بارے میں منقسم آراء پائی جاتی ہیں۔ گولان کی پہاڑیاں اہم فوجی اہمیت رکھتی ہیں اور ان پر اسرائیل نے ۱۹۶۷ء کی عرب اسرائیل جنگ کے دوران قبضہ کیا تھا۔

مئی کے وسط میں فلسطینی تنظیم آزادی نے فلسطینی علاقوں غازہ اور جریکو میں خود مختاری سنبھالی تھی۔ پی ایل او کے خیال میں یہ آزاد فلسطینی ریاست کی طرف محض ایک قدم ہے جس کا دارالحکومت بیت المقدس ہو گا۔

مسلم حریت پسندوں کا گروپ حماس' فلسطینی خود مختاری کے معاہدے کا شدید طور پر مخالف ہے۔ اس نے اب اپنے جنگجوؤں کو ہدایت کی ہے کہ وہ فلسطینی پولیس پر فائرنگ کرنے سے گریز کریں تاکہ خانہ جنگی کی صورت پیدا نہ ہو۔ تاہم انہوں نے کہا ہے کہ وہ اسرائیلیوں پر اپنے حملے جاری رکھیں گے۔ یہ احکامات اس وقت دیئے گئے جب فلسطینی پولیس سے فائرنگ کے تبادلے میں ایک فلسطینی پولیس آفیسر ہلاک اور حماس کے دو اراکین زخمی ہو گئے۔ یہ آرڈر ایک دو ورقہ کے ذریعے دیا گیا ہے جو غازہ پٹی میں تقسیم کیا گیا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ مسٹر یاسر عرفات کی خود مختاری کی حکومت حماس سے مفاہمت کی طرف بڑھ رہی ہے۔ ماضی میں حماس مسٹر یاسر عرفات کی شدید ترین مخالف رہی ہے۔

اس دو ورقہ میں کہا گیا ہے کہ مقدس جنگ لڑنے والوں کو سختی سے یہ ہدایت کی گئی ہے کہ وہ فلسطینی پولیس سے نہ لڑیں چاہے ان کو اپنی جان کی قربانی ہی کیوں نہ دینی پڑے۔ ہتھیاروں کا رخ صرف یہودیوں اور ان کے ساتھیوں کے سینے کی طرف رکھیں۔

فلسطینی پولیس سے فائرنگ کے مذکورہ بالا واقعے کے بعد مسٹر یاسر عرفات اور حماس کے لیڈروں کے درمیان پہلی میٹنگ ہوئی۔ کیونکہ دونوں فریق یہ خطرہ محسوس کر رہے تھے کہ وہ خانہ جنگی کے قریب پہنچ چکے ہیں۔

اس ملاقات کے بعد مسٹر یاسر عرفات نے حماس کے ان تین افراد کی رہائی کا حکم دیا جو اس فائرنگ کے واقعے کے بعد گرفتار کئے گئے تھے۔

جس روز یہ دو ورقہ تقسیم کیا گیا اسی روز پی ایل او کے ایک عہدیدار نے بتایا کہ اسرائیل نے پی ایل او کے ۸۷ سرگرم کارکنوں کو خود مختاری کی حکومت میں اہم عہدے سنبھالنے کی اجازت دے دی ہے۔

یہ لوگ صحت' تعلیم' سماجی بہبود' اور مالیاتی معاملات کے ماہرین ہیں۔ یہ لوگ پی ایل او کے ان مختلف دفاتر میں کام کر رہے تھے جو عرب ممالک میں قائم ہیں۔ پی ایل او کے ایک ترجمان مسٹر عمر خطیب' جو عمان میں پی ایل او کے دفتر کے قائمقام سربراہ ہیں۔ نے بتایا کہ ان میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو پی ایل او اسرائیل سمجھوتے کے شدید مخالف ہیں۔

☆ O ☆

بھارتی طاعون / حکومتوں کے اقدامات

حکومت پاکستان نے بھارت کے ساتھ ہر قسم کی فضائی رابطوں پر پابندی لگا دی ہے تاکہ طاعون کی وباء مسافروں کے ذریعے پاکستان نہ پہنچ سکے۔ اس کے علاوہ ریل سروس بھی بند کر دی گئی ہے۔ تاہم بھارت میں موجود پاکستانیوں کو لانے کے لئے خصوصی ٹرین چلائی جائے گی۔ ان لوگوں کی پاکستان آمد پر ان کا تفصیلی طبی معائنہ کرنے کے بعد ان کو اپنے گھروں کو جانے کی اجازت دی جائے گی۔

طاعون کی وباء اب کلکتہ اور راجستھان بھی پہنچ گئی ہے۔ اس سے قبل سورت سے نکل کر یہ وبائی دہلی' صوبہ مہاراشٹر اور بڑودہ میں پہنچ چکی ہے۔

سنگاپور کی حکومت نے بھی اپنے شہریوں کو مشورہ دیا ہے کہ وہ بھارت کے طاعون زدہ علاقوں میں جانے کا ارادہ ملتوی کر دیں۔ چانگی ائیرپورٹ پر ایک میڈیکل آفیسر متعین کر دیا گیا ہے جو بھارت سے آنے والے مسافروں کا طبی معائنہ کرے گا۔

تھائی لینڈ نے بھی ہر قسم کے ذرائع سے بھارت سے آنے والوں کے طبی ٹیسٹ کا انتظام کیا ہے۔ فلپائن میں بھی ایسی ہی احتیاطیں کی جا رہی ہیں۔

جاپان اور ملائیشیا کے علاوہ یورپ کے جن ممالک نے بھارت سے آنے والوں پر قرنطینہ کی پابندی عائد کی ہیں ان میں امریکہ' فرانس' برطانیہ' اور سنگاپور' شامل ہیں۔

مجموعی طور پر جن ممالک نے بھارت میں طاعون پھوٹنے کے بعد احتیاطی اقدامات کئے ہیں ان کے نام یہ ہیں۔

فلپائن' جاپان' ہانگ کانگ' امریکہ' برطانیہ' جرمنی' فرانس' آسٹریلیا' ملائیشیا اور جنوبی افریقہ' خلیج کی ریاستیں متحدہ عرب امارات اور بنگلہ دیش۔

☆ OOO ☆

امریکی وزیر خارجہ بمقابلہ سابق صدر کارٹر

سابق صدر امریکہ مسٹر جمی کارٹر نے شمالی کوریا اور پھر ہیٹی کے بحران میں جو کامیابیاں حاصل کی ہیں اس سے امریکی وزارت خارجہ پر یہ تنقید شروع ہو گئی کہ وہ خارجہ امور کا کنٹرول سنبھالنے میں ناکام ہو رہے ہیں۔ چنانچہ اب امریکی وزیر خارجہ مسٹر وارن کرسٹوفر سابق صدر جمی کارٹر کی ڈپلومیسی کے اثرات زائل کرنے کی فکر میں ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنے دفتر خارجہ کو ہدایات دی ہیں کہ سابق صدر کارٹر کی کوششوں کو حدود میں رکھا جائے اور اب جب بھی وہ کسی بین الاقوامی معاملے مثلاً شمالی کوریا اور جنوبی کوریا کے تنازعے میں کام کریں تو ان سے سختی کا سلوک کیا جائے۔

امریکی وزیر خارجہ اگرچہ ابتداء میں ہیٹی میں سابق صدر کارٹر کے مشن کے حق میں نہ تھے۔ کیونکہ ان کا خیال تھا کہ ہیٹی کے ڈکٹیٹروں کو رعایتیں دینے سے ہیٹی پر کئی مہینوں سے بنایا گیا دباؤ ختم ہو جائے گا۔ لیکن بعد میں (چونکہ صدر کلنٹن نے سابق صدر کارٹر کی پالیسی سے اتفاق کیا) مسٹر وارن کرسٹوفر نے سابق صدر کی تائید کی۔

لیکن امریکی وزیر خارجہ اس وقت سخت ناراض ہوئے اور ان کو صدمہ پہنچا جب ایک مرحلہ پر سابق صدر کارٹر نے امریکی دفتر خارجہ کی کارکردگی پر اعتراض کیا۔ اسے عالمی مسائل سے نپٹنے کے نااہل قرار دیا۔ اور کہا کہ امریکی دفتر خارجہ نے ہیٹی کے حکمرانوں سے بات چیت نہ کر کے غلط قدم اٹھایا تھا۔

وزارت خارجہ کے افسران کو اس پر بھی اعتراض تھا کہ سابق صدر کارٹر نے ہیٹی سے واپسی پر امریکی ٹی وی سی این این کو انٹرویو دینے میں بڑی جلدی کی اور انہوں نے صدر کلنٹن سے ملاقات کر کے ان کو رپورٹ دینے کا بھی انتظار نہ کیا۔

امریکی افسران کو اس پر بھی اعتراض تھا کہ مسٹر جمی کارٹر نے ہیٹی کے فوجی حکمرانوں کو معافی دینے' اور اقوام متحدہ کی عائد کردہ پابندیاں ہٹانے کی جو باتیں کیں وہ امریکہ اور سلامتی کونسل کی طے شدہ پالیسیوں کے خلاف تھیں۔

دفتر خارجہ کا کہنا ہے کہ مسٹر کارٹر جس طرح رعایات دے کر آ جاتے ہیں وہ امریکی پالیسیوں کے خلاف ہے جبکہ صدر کلنٹن اور کارٹر اس پر متفق ہیں کہ ان رعایتوں کے دینے سے ہیٹی کے خلاف خون ریز جنگ ٹل گئی اور کوریا کے علاقے کا بحران بھی بخیر و خوبی حل ہوتا نظر آ رہا ہے۔

☆ O ☆

لیلیٰ خالد وطن آنا چاہتی ہے

مشہور فلسطینی جنگجو خاتون لیلیٰ خالد جس نے طیارے اغوا کئے۔ ایک بار مسٹر رابن کو اغوا کرنے کی کوشش کی۔ جو آجکل اسرائیل کے وزیر اعظم ہیں' یہ خاتون اب اپنے وطن فلسطین واپس آنے کے لئے اسرائیل سے اجازت حاصل کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اپنے وطن میں واپس آنا میرا حق ہے بلکہ یہ تمام فلسطینیوں کا حق ہے۔ اور امید ہے کہ اسرائیل مجھے میرا حق دے دے گا۔

اسرائیلیوں کے ذہن میں لیلیٰ خالد کے نام کے ساتھ جو تلخ یادیں وابستہ ہیں ان میں ایک اسرائیل کے موجودہ صدر ایزر ویز مین کی ماضی میں کہی گئی یہ بات بھی ہے کہ لیلیٰ خالد کو کبھی معاف نہیں کیا جائے گا۔

تاہم ایک اسرائیلی عہدیدار نے کہا کہ لیلیٰ خالد کی درخواست آئی تو اس پر غور کیا جائے گا۔ کوئی بات پتھر کی لکیر نہیں ہوتی۔

آج سے چوبیس سال قبل لیلیٰ خالد کا نام دنیا بھر میں اس وقت مشہور ہوا تھا جب اس نے طیاروں کو اغوا کیا۔ ایک دفعہ جب اس نے ایل ال پین کے ایک طیارے کو اغوا کرنے کی کوشش کی تو اس کا ساتھی ہلاک ہو گیا اور وہ برطانوی جیل میں پہنچ گئی۔ بعد ازاں اس کی

رہائی برطانیہ کے وزیر اعظم اور مصر کے صدر کے درمیان ایک معاہدے کے نتیجے میں عمل میں آئی۔ ۱۹۶۹ء میں اس کی عمر ۲۴۔۲۵ سال کی ہوگی۔ اب وہ ۴۹ سال کی ہے۔ وہ اردن میں رہتی ہے۔ اب وہ خود کو ایک گھریلو خاتون کہتی ہے۔ اس کے دو بیٹے ہیں۔ لیکن اب بھی اس کا تعلق فلسطینی انتہا پسند گروپ پاپولر فرنٹ سے ہے۔ جو عموماً یاسر عرفات کا مخالف رہا ہے۔ اس لئے اس بات کا کوئی امکان نہیں کہ یاسر عرفات اس کا فلسطین میں خیر مقدم کریں۔

لیلیٰ خالد کہتی ہے میں دہشت گرد کبھی نہیں رہی۔ مجھے ایک بھی شخص بتائیں جو میرے ہاتھ سے مارا گیا ہو۔ انہوں نے کہا کہ مغرب تو ہمیشہ ہی آزادی کی تحریکوں کو دہشت گردی قرار دیتے رہے ہیں۔

لیلیٰ خالد اگرچہ یاسر عرفات کے اسرائیل کے ساتھ امن کے سمجھوتے کی شدید مخالف ہے لیکن اس کے باوجود وہ وطن واپس آنے کا موقع حاصل کرنا چاہتی ہے۔

۱۹۸۲ء میں لیلیٰ نے اسلحہ رکھ دیا۔ اس وقت وہ ایک بچے کی ماں بننے والی تھی۔ اس کا خاوند عمان میں ایک ڈاکٹر ہے۔ اسرائیلی خفیہ ادارے موساد نے کئی دفعہ اس کی جان لینے کی کوشش کی مگر اس کی قسمت اس کی مدد کرتی رہی۔ وہ سوچتی ہے کہ اب بھی اسرائیلی اسے معاف نہیں کریں گے!!

☆ OOO ☆

بقیہ صفحہ ۳

کا مریض بھی ٹھنڈا ہوتا ہے۔ آرسنک کا مریض نفاست پسند اور صاف ستھرا ہوتا ہے۔ سورائینم کا مریض ایفمی مزاج۔ گندا جسم۔ کالی کارب کا مریض ٹھنڈا
کالی فاس کا مریض بھی ٹھنڈا ہوتا ہے۔ یہ ساری ادویہ اعصاب سے تعلق رکھتی ہیں۔ انٹی سورک ہیں۔

(اس کے بعد حضرت صاحب نے حضرت حکیم خورشید احمد صاحب صدر عمومی ربوہ اور محترم سید جواد علی شاہ صاحب کی وفات کا ذکر فرمایا اور ان کے اوصاف کا تذکرہ فرمایا)

اس کے بعد سوالات کے جواب میں حضرت صاحب نے فرمایا کہ ابارشن روکنے میں کولوفائیلم Caulophyllum 30 میں دیں۔ پیدائش کے وقت تکالیف کے ازالے کے لئے ۲۰۰ میں دیں۔ اس کے علاوہ وائیبرنم اپولس Viburnum Opulus کلکیریا کارب Calec Carb اور سبینا امیوریکس Sabina Imerex ملا کر دینا مفید ہے۔ اس کے علاوہ مینسز کی لمبی بلیڈنگ کمزور کر دیں تو یہ تین ادویہ بہت مفید ہیں۔

کیلیڈیم Caladium میں دو باتیں نمایاں ہیں ایک یہ کہ تھوڑی دیر کی بات بھول جائے۔ عام طور پر آرٹیریو سیکلوسز میں ایسا ہوتا ہے۔

مکرم صوفی خدا بخش صاحب زیروی کے بارے میں فرمایا ان کو یہی تکلیف ہے۔ کھانا کھا کر بھول جاتے ہیں کہتے ہیں کھانا دیں۔ ذہن میں یہی ہوتا ہے کہ کھانا نہیں کھایا۔

بقیہ صفحہ ۵

بھی ایک نظم پیش کی۔

خاص بات اس مشاعرے کے متعلق کہنے والی یہ ہے کہ جب میں نظم پڑھ رہا تھا تو میرے دوستوں نے کچھ پیسے سٹیج پر پھینکنے شروع کئے۔ یہ شعروں کی داد تھی یا دوستی کا مذاق تھا۔ جو چاہے آپ کہہ لیں۔ لیکن غالباً وہ سب سے پہلا موقعہ تھا کہ میں نے اس طرح حاضرین کے سامنے اپنی نظم سنائی اور غالباً اس بات کا بھی یہ پہلا ہی موقع تھا کہ قادیان میں کسی مشاعرے کے موقعہ پر کسی شاعر کے نظم پڑھنے کے دوران اس کے دوستوں نے ازراہ دوستی یا ازراہ مذاق کچھ پیسے سٹیج پر پھینکے۔

جب میں حضرت امام جماعت الرابع کے ارشاد پر ۱۹۹۰ء میں لندن کے جلسے میں شرکت کے لئے وہاں گیا تو وہاں حضرت صاحب کی صدارت میں مجھے اپنی ایک نظم پیش کرنے کا موقع ملا نظم تو جیسی کیسی بھی تھی وہ میں نے سنا دی۔ لیکن میرے لئے سب سے زیادہ طمانیت کا باعث یہ تھا کہ اس کے بعض اشعار سن کر حضرت صاحب نے داد و تحسین کے الفاظ ارشاد فرمائے۔ نظم کہنے والا' سنانے والا ان الفاظ کو آسانی سے یاد تو نہیں رکھ سکتا لیکن چونکہ اس کے کان اسی طرف لگے ہوتے ہیں خاص طور پر جب کہ ایسی مجلس کی صدارت حضرت امام جماعت احمدیہ فرما رہے ہوں۔ تو الفاظ کے نہ سمجھ آنے کے باوجود روح میں ایک سکینت کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ چنانچہ میں نے بھی اس سے حظ اٹھایا ہے۔

چونکہ ۱۹۹۰ء کے جلسہ سالانہ میں حضرت امام جماعت الرابع (ہماری دعائیں آپ کے لئے) کے دفتر میں شرف ملاقات حاصل ہوا۔ تو حضرت صاحب نے کچھ تھوڑی سی باتیں شاعری کے متعلق بھی کیں۔ اس دوران فرمایا تمہاری شاعری آئس برگ ہے۔ اس کا ایک حصہ سب کی سمجھ میں آسانی سے آجاتا ہے او ایک حصہ ایسا ہے جسے سمجھنے کے لئے کئی زاویوں کو مد نظر رکھنا پڑتا ہے۔ اور کسی حد تک کوشش کرنی پڑتی ہے۔

امام جماعت الثالث جب مجلس انصار اللہ کے صدر تھے تو کئی دفعہ حضرت صاحب کے ساتھ دورے پر جانے کا موقعہ ملا۔ بعض اوقات ایسا ہوتا کہ وین میں بیٹھے ہیں۔ شام کا جھٹپٹا ہے اور حضرت صاحب فرماتے ہیں۔ بیاض نکالو اور نظم سناؤ۔ میں گذارش کرتا کہ اس وقت تو کاپی میں سے مجھے کچھ بھی نظر نہیں آئے گا۔ تو کسی اور ساتھی سے فرماتے کہ ٹارچ لے کے ان کی کاپی پر روشنی کرو۔ چنانچہ کوئی دوست اس طرح روشنی کرتے اور میں حضرت صاحب کی خدمت میں کوئی نہ کوئی نظم پیش کرتا۔ یہ باتیں انتہائی سعادت کی ہیں ان کو بار بار یاد کرنے سے روح ایک ایسا لطف محسوس کرتی ہے کہ شعر کہنا راس آنے لگتا ہے۔

یاد نہیں اس بات کا تذکرہ ہوا ہے یا نہیں کہ شروع شروع میں ایک دفعہ والد محترم نے میرے ہاتھ میں ایک ایسا کاغذ دیکھ کر جس پر میں نے کچھ شعر لکھے ہوئے تھے۔ کہا! دیکھو روٹی بھی کمانی ہے شعر ہی نہیں کہتے رہنا۔ ان کی بات بالکل ٹھیک تھی۔ اگرچہ پوری طرح اس وقت روٹی کمانے کا وقت تو نہیں آیا تھا لیکن اس کے باوجود یہ کہی ہوئی بات ہمیشہ میری مشعل راہ رہی۔ میں نے کبھی شاعری کو اتنا بڑھاوا نہیں دیا کہ میرے دیگر کاموں پر اثر انداز ہو۔

اطلاعات و اعلانات

نکاح

○ مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی سلسلہ ضلع لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار نے اپنے چھوٹے بھائی عزیزم فہیم احمد فاروق ابن چوہدری نذیر احمد صاحب سیالکوٹی (وفات یافتہ) کے نکاح کا اعلان عزیزہ امتہ القدوس بنت مرزا حمید احمد صاحب (وفات یافتہ) سے مورخہ ۲۳۔ ستمبر کو دارالذکر لاہور میں بیس ہزار روپیہ حق مہر پر کیا۔ دولہا اور دلہن کے والدین کو ایک لمبا عرصہ مرکز میں مختلف عہدوں پر خدمت بجالانے کی توفیق ملتی رہی۔

احباب جماعت دعا کریں اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین اور جماعت احمدیہ کے لئے خیر و برکت اور رحمتوں کا موجب بنائے۔

اہل ربوہ کی خصوصی توجہ کیلئے

○ تزئین ربوہ کمیٹی صدران محلہ جات اور ذیلی تنظیموں کے عہدیداروں کے ذریعہ بار بار ربوہ کی صفائی اور تزئین کے لئے تحریک کرتی رہتی ہے اور ربوہ کی صفائی اور خوبصورتی کے لئے جدوجہد میں مصروف ہے۔ لیکن اس کی کامیابی کے لئے اہل ربوہ کا خصوصی تعاون ازحد ضروری ہے۔ صفائی کے معیار کو بہتر بنانے کے لئے اپنے گھروں' ماحول' گلیوں اور محلوں کی صفائی کا خصوصی اہتمام فرمائیں اور کوڑا کرکٹ مخصوص ڈسٹ بینوں میں پھینکیں اور اگر کوئی اس کی خلاف ورزی کرے تو اسے سمجھائیں اور اسے ہر فرد اپنی ذمہ داری سمجھتے ہوئے ادا کرے۔ ربوہ کی سرسبزی و شادابی کے لئے زیادہ سے زیادہ درخت اور پودے لگائیں۔ گھروں میں گلیوں میں اور کھلی جگھوں پر۔ نیز اپنے گھروں کی خوبصورت کے لئے خوبصورت بیلیں دیواروں اور چھتوں پر چڑھائیں۔

آپ کی خدمت کے لئے گلشن احمد نرسری کو بہتر بنایا جا رہا ہے۔ وہاں پر ہر قسم کے سایہ دار پھلدار اور پھول والے پودے ارزاں قیمت پر دستیاب ہو سکیں گے۔ سفیدہ۔ گڑھل۔ توت۔ سکھ چین۔ آم اور مختلف قسم کے پھول وغیرہ۔

آپ کی خدمت میں التماس ہے کہ اس سہولت سے فائدہ اٹھائیں اور ربوہ میں زیادہ سے زیادہ پودے لگا کر ربوہ کو ہر لحاظ سے معیاری شہر بنا دیں۔ اس ضمن میں تزئین ربوہ کمیٹی آپ سے خصوصی تعاون کی درخواست کرتی ہے۔

(سیکرٹری تزئین ربوہ کمیٹی)

عطیہ خون
خدمت بھی
عبادت بھی
(ایڈیشنل ناظم خدمت خلق۔ ربوہ)

(ہومیوپیتھک)
ٹانک ڈراپس
(خصوصاً ادھیڑ عمر اور بوڑھے افراد کیلئے)
زود اثر ہومیوپیتھک فارمولا جو اعصاب اور دماغ اور جسم کو تقویت دیتا ہے۔ تھکن اور جسمانی کمزوری کو دور کرتا ہے اور طبیعت کو ہشاش بشاش اور توانا رکھتا ہے قیمت ۲۴ روپے
کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی گولبازار ربوہ
فون: 04524-771 04524-212299 فیکس: 04524-211283

خبریں

ربوہ 4- اکتوبر-1994ء
موسم اعتدال کی طرف مائل ہے
درجہ حرارت کم از کم 23 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 34 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ نواز شریف کی صرف ایک ہی شرط ہے اور وہ ہے ہر قیمت پر اقتدار لیکن عوام ہمارے ساتھ ہیں اس لئے ہم انہیں اقتدار کیوں دیں۔ ہمارا مشورہ ہے کہ اپوزیشن جمہوریت کا کھیل خراب نہ کرے اور ہم سے بیٹھ کر مذاکرات کرے۔

○ وزیراعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ اپوزیشن لیڈر ملک کی متبادل قیادت ہیں وہ اپنا محترم کردار مثبت انداز میں ادا کریں۔ قوم کہیں یہ سمجھنا نہ شروع کردے کہ وہ یہ کردار ادا کرنے کے بھی قابل نہیں ہیں۔ انہیں سیاست کے دھارے سے نہیں نکلنا چاہئے۔ عوام نے انہیں پذیرائی نہیں دی تو اس میں ہمارا کیا قصور ہے۔

○ پاکستان مسلم لیگ (ن) کے صدر اور اپوزیشن لیڈر میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ ہم حکومت کی تبدیلی تک چین سے نہیں بیٹھیں گے۔ انہوں نے کہا کہ امریکی کمپنیوں سے جن شرائط پر معاہدے ہوئے ہیں ان سے سالمیت کو شدید خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم ملک کا سودا کسی قیمت پر نہ ہونے دیں گے۔

○ وفاقی کابینہ نے اپنے اجلاس میں طاعون کے خلاف احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سلسلے میں ۶ سے ۱۳۔ اکتوبر تک ملک گیر ہفتہ صفائی منایا جائے گا۔ اس مہم کی نگرانی وزراء اور ارکان پارلیمنٹ کریں گے۔ بھارت سے غیر ملکیوں کی پاکستان آمد پر پابندی لگا دی گئی ہے۔ تمام صوبوں میں خصوصی تشخیص یونٹ قائم کردئے گئے ہیں۔

○ وفاقی سیکرٹری اطلاعات حسین حقانی نے بتایا ہے کہ وفاقی کابینہ کے اجلاس میں اپوزیشن کی پہیہ جام ہڑتال کی اپیل پر غور نہیں کیا گیا۔ حکومت سیاست میں تعاون پر یقین رکھتی ہے طاعون پر نہیں۔ انہوں نے کہا کہ ۱۱۔ اکتوبر صحت و صفائی مہم کا پانچواں دن ہو گا۔ عوام کو متحرک کر کے گندگی کے ڈھیر ختم کر دئے جائیں گے۔

○ کویت میں بھارت سے آنے والے ایک پارسل سے چوہیا نکل کر بھاگ گئی جس سے کویت کی انتظامیہ پریشان ہے۔ لیکن کویتی ایجنسی نے کہا ہے کہ یہ خبر غلط ہے اور اس کا مطلب شہریوں میں خوف و ہراس پھیلانا ہے۔

○ بتایا گیا ہے کہ بھارت سے آنے والے مسافروں میں سے کوئی بھی طاعون کا مریض نہیں ہے۔ ان مسافروں کو ایک کیمپ میں رکھا گیا ہے جہاں کسی کو جانے کی اجازت نہیں ہے۔

○ صدر پاکستان سردار فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ محدود وسائل کے باوجود مسلح افواج کی تمام دفاعی ضروریات پوری کی جائیں گی۔ انہوں نے کہا کہ عالمی اقتصادی تبدیلیوں اور مختلف ممالک کے داخلی انتشار کے سبب فوج کو ہتھیار اور سائنسی تربیت دینا ضروری ہے۔

○ حکومت نے ملکی مصنوعات کو تحفظ دینے کا فیصلہ کیا ہے اور ۲۱۔ صنعتوں کی ڈیوٹی میں رد و بدل کر دیا گیا ہے۔

○ کراچی میں مزید ۶۔ افراد دہشت گردی کی بھینٹ چڑھ گئے۔ اورنگی کے علاقے میں دہشت گردوں نے تھانے پر بھی فائرنگ کی۔

○ پی آئی اے ریفرنڈم پیپلز یونٹی نے ۵۷۰۔ ووٹوں سے جیت لیا۔ ایم کیو ایم نے بھی یونٹی ہی کو ووٹ دئے۔

○ ڈپٹی اپوزیشن لیڈر گوہر ایوب خان نے کہا ہے کہ صدر کا یہ کہنا صحیح نہیں کہ کوئی شخص ملکی مفادات فروخت نہیں کر رہا۔ انہوں نے کہا کہ ایسا شخص ہے اور اس کا نام بے نظیر ہے۔

○ ملائیشیا کے وزیراعظم مہاتیر محمد نے کہا ہے کہ عراق پر اقوام متحدہ کی پابندیاں بلا جواز ہیں۔

(خصوصاً ہومیوپیتھک) ڈاکٹر متوجہ ہوں
ہمارے تیار کردہ ہومیوپیتھک مرکبات کے فری سیمپلز اور لٹریچر کیلئے بذریعہ خط یا ٹیلیفون رابطہ کریں۔
کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی گولبازار ربوہ
فون: 04524-771 04524-211283 فیکس 04524-212299

پتہ